السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کسی کافر (مشرک) کے ساتھ مل کر کھانا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ دونوں صورتوں میں قرآن وسنت کی روشنی میں جواب عنائت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ضرورت یا کسی شرعی مصلحت کے تحت کافر (مشرک) کے ساتھ مل کر کھانا کھانا جائز ہے، بشرطیکہ دستر خوان پر کوئی حرام چیز موجود نہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ کفار کے گھر جاتے اوران کے ہاں سے کھانا کھاتے تھے۔ مسند احمد میں ہے کہ :

«أَنَّ يَهُودِيًّا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ فَأَجَابَهُ»

آپ نے ایک یہودی کی دعوت قبول فرمائی تھی، اوراس کا ہاں کھانا کھایا تھا،

اسی طرح آپ نے غزوہ خیبر میں ایک یہودی عورت کی دعوت قبول کرلی، جس نے بکری کے گوشت میں زہر ملا دیا تھا۔ اوریہود مشرک کافروں میں سے ہیں، کیونکہ وہ سیدنا عزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں۔

لیکن کفار سے دوستی لگانا اور بغیر ضرورت کے ان کے ساتھ کھانا کھانے سے اجتناب کرنا چاہیئے، ارشاد باری تعالی ہے :

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ ٱلْبَغْضَآءُ مِنْ أَفْوَٰهِهِمْ وَمَا تُخْفِى صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ...... ۱۱۸ .... سورة آل عمران

''اے ایمان والو! تم اپنے سوا کسی کو اپنا رازدان نہ بناو، وہ تمہیں تکلیف دینے میں کوتاہی نہیں کریں گے، ان کو تمہاری مشقت اچھی لگتی ہے، ان کا بغض ان کے مونہوں سے ظاہر ہو چکا ہے، اور جو انہوں نے سینوں میں چھپایا ہوا ہے وہ اس سے بڑا ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1